بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
تم سب لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ بازی نہ کرو۔

غیرت مسلم

افادات
مولانا محمود الرشید عباسی حدوٹی
پرنسپل جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

یہ مضمون جامعہ دارالقرآن علیوٹ مری کی جامع مسجد فریدیہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں بیان کیا گیا، جس میں اسلامی ملک افغانستان کے شہر قندوز میں قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد دستار فضیلت حاصل کرنے والے معصوم طلباء پر عالمی دہشت گرد امریکہ کی طرف سے کی گئی فضائی بمباری کے خلاف ایمانی جذبات کا اظہار کیا گیا، جس میں مسلم امہ کو جھنجوڑا گیا کہ ان کے سجدے کیوں پریشان اور ان کی صفیں کیوں کج ہیں؟ مسلم امہ کیوں ایک نہیں ہوتی ؟ کیوں ان میں ہم آہنگی کا فقدان ہے؟ کیوں اس دلدوز، دل فگار سانحہ پر مسلم امہ خاموش ہے؟ ستاون اسلامی ممالک میں سے کسی نے کیوں احتجاج نہیں کیا؟

ناشر: ادارہ آب حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ضابطہ

نام کتاب	غیرت مسلم
افادات	مولانا محمود الرشید عباسی حدوٹی

بیان: جامعہ دارالقرآن، جامع فریدیہ علیوٹ، مری
بتاریخ: ۶ اپریل ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک، اجتماع جمعۃ المبارک
زیر اہتمام۔ مولانا قاری عبد السلام حدوٹی صاحب

سرورق	ابوحنظلہ راناعبد الرؤف فاروقی
تزئین	فاروق اعظم
طابع	ڈاکٹر طاہر مسعود
مطبع	عبداللہ پریس لاہور
تاریخ اشاعت	جون ۲۰۱۸ء
تعداد اشاعت	۵۰۰
ناشر	ادارہ آب حیات ٹرسٹ

ملنے کے پتے

ادارہ آب حیات، غوث گارڈن ۲، جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
جامعہ رشیدیہ، غوث گارڈن فیز ۲، جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
جامعہ دارالقرآن، علیوٹ، تحصیل مری ضلع راولپنڈی

فہرست مضامین

اپنی بات

روئے زمین پر اس وقت عالم اسلام کے خلاف سخت محنت جاری ہے، ہر طرف سے دنیائے کفر مسلمانوں کے مفادات پر حملہ آور ہے، جس کفریہ طاقت کو جہاں موقع ملتا ہے وہ مسلمانوں کے خلاف، مسلمان ممالک کے خلاف اپنی پوری طاقت استعمال کرتی ہے۔

پچھلی صدی کی آخری دہائیوں میں سوویت یونین نے افغانستان پر قبضہ کر لیا تھا، وہاں کے مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا، وہاں قرآن کریم کی بے حرمتی کی، پھر اللہ نے مسلمانوں کی غیرت اسلامی بیدار کی تو دنیا بھر کے غیرت مند مسلمانوں نے افغانستان کا رخ کیا، کیا عرب اور کیا عجم، کیا فارس وایران، کیا جاپان وتوران جس کو اللہ نے ہمت وتوفیق دی اس نے اپنی غیرت اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے افغانستان کے کہساروں کا رخ کیا، پھر ایک نعرہ ہر زبان پر مچلتا تھا اور ہر دل دھڑکتا تو اس کی دھڑکن سے آواز آتی تھی کہ افغان باقی کوہسار باقی۔

مجاہدین نے تنظیمیں قائم کیں، ان میں بڑی بڑی جماعتیں بن گئیں، جو اپنے نڈر قائدین کی قیادت میں افغانستان کے کوہساروں پر، افغانستان کے صحراؤں میں روسی سورماؤں کے خلاف بر سر پیکار ہو گئے، کسی نے مورچوں میں جان دی، کسی نے تیغ وتفنگ کے دہانے کے سامنے جان دی۔

شیر اسلام شیخ اسامہ بن لادن اپنے دوستوں سمیت افغانستان میں خیمہ زن ہو گئے تھے، جہاں انہوں نے اپنی دولت کی بوریوں کے منہ کھول دیے تھے،

مجاہدین کی جملہ ضروریات پوری کرتے تھے، مجاہدین کی راہنمائی کرتے تھے، دنیا بھر کے مجاہدین عظیم مشن اور کاز کی خاطر یکجان تھے، ان کی سوچ ایک تھی، ان کی فکر ایک تھی، ان کی آہنگ ایک کہ روسی سور ماؤں کو افغان دھرتی پر تاریخی سبق سکھائیں گے، چنانچہ اس اتحاد ویگانگت، اس اتفاق و یکجہتی کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجاہدین کے لیے اللہ نے ظاہری اسباب ووسائل بھی مہیا کر دیے، ان کی ضروریات ان کی فکر وسوچ سے بھی بڑھ کر پوری ہونے لگیں، پھر آخر میں اللہ نے مجاہدین کو فتح عطا فرمائی ، روس اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے غیرت مندوں کے دیس افغانستان سے نکل گیا۔

روس کے جانے کے بعد وہاں رہنے والے، وہاں کمان کرنے والے آپس میں دست و گریبان ہوگئے، خانہ جنگی کی سی کیفیت پیدا ہونے لگی، ایسے میں اللہ تعالیٰ نے درویشوں اور غیرت مند طالب علموں کی ایک جماعت کھڑی کر دی، جنہوں نے مدرسہ کی تپائیوں سے کتابیں اٹھا کر الماریوں میں سجادیں اوراسلحہ اپنے سینے سے سجا کر میدان کارزار میں نعرہ رستاخیز لگاتے ہوئے کود گئے۔

چھ سال تک طالبان اپنے مخلص، نڈر، بے لوث قائد حضرت امیر المومنین ملا عمر مجاہد کی قیادت میں قندھار سے اٹھے اور بہت ہی مختصر عرصہ میں تخت کابل پر امن کے سفید پرچم لہرانے میں کامیاب ہوگئے، روسی محبت کا دم بھرنے والے شیطان صفت لوگوں کو افغانستان کے گلی کوچوں میں نشان عبرت بنایا اور دنیا کو پیغام دیا کہ جو بھی مسلمانوں کے ساتھ غداری کرے گا اس کا انجام ایسا ہی ہو گا۔

طالبان کی اسلامی حکومت امارت اسلامیہ جب مستحکم ہونے لگی، اس کے اثرات دوسرے اسلامی ممالک پر بھی پڑنے لگے، ان کے پیغام کو لوگ قبول کرنے لگے، تو ایسے میں امریکہ میں امریکی ٹریڈ سنٹر پر گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ میں حملہ کروایا گیا،

جس میں امریکی غرور خاک میں ملا، اس پر امریکہ کو غصہ آیا، امریکہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، ترت سے مسلمانوں کے ہیرو نمبرون اسامہ بن لادن پر الزام عائد کر دیا کہ اس نے یہ حملہ کروایا ہے، جب کہ اسامہ بن لادن کا کہنا تھا کہ وہ اگرچہ اس حملہ سے خوش ضرور ہے کہ اس سے امریکہ کا غرور خاک ہوا مگر وہ خود اور اس کے ساتھی اس حملہ میں شریک نہیں ہیں، اس کے بعد اہل تحقیق اوراہل قلم لکھتے رہے کہ یہ حملہ امریکہ نے مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لیے خود کروایا یا یہودیوں نے شرارت کی تا کہ امریکہ مسلمانوں پر چڑھ دوڑے، واللہ اعلم بالصواب ، درون خانہ اس کی حقیقت کیا ہے ؟

امریکہ نے امیر المومنین اور ان کے رفقاء کار سے مطالبہ کیا کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے سپرد کریں، یا انہیں اپنے ملک سعودی عرب بھیج دیں، مگر امیر المومنین حضرت ملا عمر مجاہد نے فرمایا کہ وہ ایسا کرنے کو اسلام اور مسلمانوں کی غیرت کے خلاف سمجھتے ہیں، امریکہ ثبوت لائے ہم خود اس کا فیصلہ کر لیں گے۔

مگر امریکہ نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، الزام پر الزام لگائے جارہا تھا، پھر اس نے پاکستانی حکمران پرویز مشرف کو اعتماد میں لیا، پرویز مشرف نے پاکستانی سیاست دانوں کو اعتماد میں لیا اور طالبان حکومت کو بچانے کی بجائے امریکہ کا اتحادی بن گیا، یوں امریکہ نے چند ماہ گزرنے کے بعد افغانستان پر بمباری شروع کر دی، کابل ، جلال آباد، قندھار، مزار شریف غرضیکہ پورے افغانستان پر مختلف قسموں کے ہتھیار پھینکنے شروع کر دیے، اسامہ بن لادن کی تلاش کے لیے امریکہ نے خوفناک ترین اسلحہ استعمال کیا، اور اعلان کیا کہ اب ہم ایسا اسلحہ استعمال کریں گے جو چٹانیں کاٹ کر اندرون زمین اسامہ بن لادن کو تلاش کر کے مارے گا۔

کئی ماہ کی لگاتار کارپٹڈ بمباری کے باوجود طالبان اور ان کی حکومت کے پائے استقلال میں امریکہ جنبش پیدا نہیں کر سکا، پھر طالبان نے مسلم امہ کے مفاد میں فیصلہ کیا کہ وہ اقتدار چھوڑ کر اب غاروں اور کہساروں میں ڈیرے ڈال کر امریکہ کا مقابلہ کریں گے، چنانچہ ان لوگوں نے اپنا اقتدار قربان کر دیا، اپنے لوگوں کی قربانی پیش کر دی، اپنے مفادات کو پائے استحقار سے ٹھکرادیا مگر اپنی غیرت ملی اور حمیت اسلامی پر کسی قسم کی سودابازی نہیں کی۔

میں جب یہ سطور لکھ رہاہوں تو۲۰۱۸ء کا چوتھا مہینہ گزر رہاہے، افغانستان میں شروع ہوئی صلیبی جنگ کو اس وقت اٹھارہ سال کا طویل عرصہ گزر چکاہے، طالبان نے آج تک ہار نہیں مانی، انہیں ان اٹھارہ سالوں میں مختلف طریقوں سے شکنجے میں لانے کی کوشش کی گئی، انہیں اقتدار میں شریک کرنے کا لالچ دیا گیا، مگر وہ حرص وہوس کے تمام داؤ پیچ سمجھتے ہوئے ان تمام منصوبوں سے کوسوں دور رہے، اپنی غیرت اغیار کے ہاتھوں یا ان کے حاشیہ برداروں کے ہاتھ نیلام نہیں کی۔

ان اٹھارہ سالوں میں کوئی ایسا ظلم نہیں تھا جو امریکہ نے طالبان پر نہ ڈھایاہو، جو بمباری سے شہید ہوتے تھے انہیں بمباری سے شہید کرتا رہا، اجتماعات پر بمباری کرکے سینکڑوں لوگوں کو یکبارگی موت کے منہ میں پہنچاتا رہا، جو لوگ زمین پر ہاتھ چڑھ گئے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

گرفتاری کے بعد انہیں گوانتانامو بے جزیرہ کی خوفناک ترین جیل میں پابند سلاسل کرتا رہا، ان قیدیوں زندانیوں پر خطرناک کتے چھوڑتا رہا، انہیں بجلی کے کرنٹ لگواتا رہا، ان کی چمڑیاں ادھیڑتا رہا، ان کے سامنے قرآن کریم کی بے حرمتی کرکے انہی ذہنی اذیتوں سے دوچار کرتا رہا، ان کو پانی طلب کرنے پر پیشاب پلاتا

رہا، یہ امریکی مظالم کی چند جھلکیاں ہیں، ورنہ ملا عبد السلام ضعیف کی آپ بیتی نے امریکی مظالم کو طشت از بام کرڈالا ہے۔

یہ ستم سہہ لیے گئے، یہ مظالم برداشت کر لیے گئے، مگر کسی اخبار ، کسی رسالے، کسی جریدے، کسی ٹی وی شو، کسی میڈیائی ادارے نے آج تک یہ خبر نشر نہیں کی کہ ان مظلوم قیدیوں میں سے کسی نے اپنے ایمان وایقان کا سودا کیا ہو، یہ جفا کی تیغوں کے سامنے سد سکندری بن کر ڈٹے رہے، اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا مگر کسی قہرناکی کے سامنے اپنے ضمیر کو نہیں سرنڈر کیا۔

صلیبی ڈاکوؤں نے عروس البلاد بغداد کا رخ کیا، جہاں انہوں نے عروس البلاد کی اینٹ سے اینٹ بجادی، ایک پر امن ملک کو تاخت وتاراج کرڈالا، مستحکم حکومت کو معزول کرڈالا، ڈالروں کی بارش کر دی، لوگوں کے ایمان اور ضمیر خریدے گئے، عراقی افواج وعساکر سے میر جعفر اور میر صادق خریدے گئے، صدام حسین کو گرفتار کیا گیا، اس پر من پسند عدالتوں سے فیصلہ لے کر عید کے دن تختہ دار کے حوالے کر دیا گیا۔

عراقی مجاہدین بڑی بہادری اور جانفشانی کے ساتھ امریکی بمباری کے سامنے سینہ سپر ہو کر اپنی شجاعت وبسالت کی داد پاتے رہے، بالآخر بے بسی اور لاچارگی کے عالم میں گرفتار کر لیے جاتے اور انہیں ابوغریب جیل کے عقوبت خانوں میں سزائیں دے دے کر موت کی آغوش میں پہنچایا جاتا تھا۔

افریقی ملک لیبیا کے خلاف یلغار کی گئی، امریکی نمک خواروں کو لیبیا میں تیار کیا گیا، کرنل معمر القذافی کی اسلام پسند، مستحکم اور مضبوط حکومت کے خلاف گھناؤنی سازش کی گئی، دن رات صلیبیوں نے لیبیا پر بمباری کی، کارپٹ بمباری، ہزاروں

لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا، بالآخر شیر دل راہنما کرنل معمر القذافی کو شہید کر دیا گیا، قذافی نے جان دے دی مگر صلیبیوں کے آگے ہتھیار ڈالنے سے احتراز کیا، وہ آخر دم تک صلیبیوں کو للکارتا رہا، جرات، بسالت اور بہادری کی داستانیں رقم کرتا ہوا قذافی شہید ہو گیا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کی لال مسجد پر امریکہ کے کہنے پر یلغار کی گئی، جامعہ حفصہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی، شیر دل غازی عبدالرشید کو شہادت کا جام پلا کر ابدی نیند سلا دیا گیا، غازی نے لیلائے شہادت کو گلے لگالیا مگر اس نے امریکی اشیر باد پر خون کی ہولی کھیلنے والوں کے سامنے اپنی گردن نہیں جھکائی، وہ مسکراتے ہوئے امریکی اشیر باد پر گولیاں چلانے والوں کی اندھی گولیوں کا نشانہ بن گیا، اس نے غیرت اسلامی اور حمیت دینی کا سودا نہیں کیا۔

شیر اسلام اسامہ بن لادن کو تلاش کرتے کرتے امریکی باؤلے کتے کی مانند ہو گئے تھے، افغانستان کو تاخت و تاراج کر ڈالا، امریکیوں کو پھر بھی اسامہ ملا اور نہ ہی امیر المومنین ملا عمر ہاتھ آیا، اسامہ بن لادن اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک اپنے پیروکاروں کو امریکیوں کے خلاف بر سر پیکار رہنے کی ہدایات جاری کرتا رہا، بالآکر وہ پاکستان کے ایک میر جعفر اور میر صادق، غدار وطن شکیل آفریدی کی جاسوسی کے باعث ایبٹ آباد کے مکان میں شہید کر دیا گیا، امریکی اس شیر دل راہنما سے اس قدر خوف زدہ تھے کہ اسے شہید کرنے کے بعد اس کی میت کو سمندر برد کر دیا گیا، اس کا مزار نہیں بننے دیا گیا کہ کہیں مسلمانوں کے لیے یہ مرجع نہ بن جائے۔

شیر اسلام اسامہ بن لادن نے جان پر دیس میں دے ڈالی، مگر امریکیوں کو آخر دم تک اس نے ٹف ٹائم دیے رکھا، اس نے اپنے ایمان کا، اپنی اسلامی غیرت کا سودا نہیں کیا، مسلم تاریخ میں اسامہ بن لادن کی قربانیوں کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔

امریکی اس وقت دنیا بھر میں مسلمانوں کی آنکھوں میں اپنے سیاہ ترین کردار کے باعث کھٹک رہے ہیں، امریکہ مسلم دشمنی کا کوئی لمحہ خطا نہیں جانے دیتا، وہ ہمہ وقت اس فکر میں رہتا ہے کہ مسلمانوں کو کس طرح اذیت سے دوچار کیا جائے، اس لیے وقفے وقفے سے وہ ایسے سیاہ کارنامے سرانجام دیتا ہے جن سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

ان چند سالوں میں امریکی اشیر باد سے مستشرقین کا ایک گروہ تیار کیا گیا، جن پر امریکی اداروں نے بہت زیادہ مال خرچ کیا، انہوں نے مسلمانوں کی کتابوں میں شکوک وشبہات پر مبنی تحریریں دنیا بھر میں پھیلائیں، اسلام اور اسلامی تعلیمات میں کیڑے نکالنے کی ناپاک کوشش انہی لوگوں نے کی۔

امریکہ نے قرآن کریم کی عظمت ورفعت کو مشکوک بنانے کے لیے کروڑوں ڈالروں کی مدد سے "الفرقان الحق" نامی کتاب تیار کرواکر اسے قرآن کریم کا متبادل قرار دیا، جس کے مطالعہ سے ایک سادہ لوح انسان قرآن کے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں رکھ سکتا۔

امریکی اشیر باد سے یورپی صحافیوں نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے خاکے اور کارٹون بنائے اور اپنے اخبارات میں نشر کیے، جب امریکہ کے مقتدر حلقوں تک صدائے احتجاج پہنچائی گئی تو انہوں نے اسے آزادی اظہار کا نام دے کر نہ صرف یہ کہ جان چھڑائی بلکہ مسلمانوں کے رستے زخموں پر نمک پاشی کرکے ان کے

گھاؤ کو مزید گہرا اور کربناک بنانے کی کوشش کی، کیونکہ یہ مسئلہ امریکنوں کا نہیں تھا ، اس سے مسلم امہ کے جذبات مجروح ہوئے تھے۔

امریکی اشیر باد سے وہ خوف ناک، غلیظ اور گندی فلم تیار کر کے ریلیز کی گئی جس میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سخت توہین کی گئی تھی، دنیا بھر کے غیرت مند مسلمانوں نے اس فلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی، مگر اس پر بھی امریکنوں کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا، اسی فلم کی وجہ سے کئی ماہ تک پاکستان میں یوٹیوب جیسا سرچ انجن بند رکھا گیا تھا، اس فلم کو کروڑوں لوگوں نے دیکھا ہے، اس فلم کے خلاف میں نے اپنے میگزین ماہ نامہ "آب حیات" میں طویل مضمون لکھا تھا، اس فلم کے ریلیز ہونے کے بعد ہی میں نے "شاتم رسول کی شرعی سزا" نامی کتاب بھی تحریر کی تھی۔

امریکہ اور امریکہ نواز اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شبانہ روز مصروف عمل ہیں، مجھے ان کی راہزنی کا گلہ نہیں ہے، وہ تو راہزن ہیں، وہ تو ڈاکو اور لٹیرے ہیں، مجھے راہبروں کی راہبری کا سوال ہے، جو اس وقت امت محمدیہ کی قیادت کر رہے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟

مسلم حکمران کیا کر رہے ہیں، ان کی زندگی کا مقصود اور مطلو صرف چند سالہ اقتدار ہے، کرسی اقتدار سے لطف اندوزی ہے، یہ کیوں اپنے وسائل اور ذرائع کام میں لاکر ان ریشہ دوانیوں کے خلاف بند نہیں باندھتے ، وہ کیوں نہیں عالمی سطح پر مسلمانوں کا مقدمہ پیش کرتے ، میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر سارے مسلمان، سارے اسلامی ممالک کے سربراہان یکبارگی اپنی قوت کا مظاہرہ کریں تو اسلام دشمنوں کو سرنگوں کر سکتے ہیں، انہیں اپنی حیثیت سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

چند سال ہوئے ہمارے یہاں لاہور میں ایک امریکی ریمنڈ ڈیوس نے پاکستانی شہریوں کو مزنگ کے علاقہ میں کچل ڈالا، مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

ابھی چند دن گزرے ہیں اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کے ایک شخص کی گاڑی کی ٹکر سے ایک پاکستانی شہری کے پرخچے اڑ گئے مگر مجال ہے کسی قسم کا کوئی احتجاج کیا گیا ہو، بلکہ طرفہ تماشا دیکھیے کہ عدالت کے نوٹس لینے پر ارباب اقتدار کی طرف سے وکیل صفائی کا کردار ادا کیا گیا اور واضح اور واشگاف انداز میں اس قانون کا حوالہ دیا گیا جس میں سفارت کار کو استثناء دیا گیا ہے، یعنی بدیسی سفارت کاروں کو مادر پدر آزادی دی گئی ہے، وہ وطن عزیز میں جس طرح کا کھلواڑ کریں انہیں کوئی مائی کا لعل پوچھنے والا نہیں ہے۔

یہ غیرت اسلامی نہیں ہے، امریکیوں کا خون کوئی مقدس خون نہیں ہے کہ وہ مریں تو قیامت برپا کر دی جائے اور مسلمان مرے تو کسی کو کوئی پرواہ تک نہ ہو، مسلمان کے خون کی اللہ کے ہاں بڑی حرمت اور عزت ہے۔

ایک مسلمان خاتون ڈاکٹر عافیہ صدیقی ناکردہ جرم کی پاداش میں امریکی جیلوں میں ناکردہ جرم کی سزا کاٹ رہی ہے، اس کے معصوم بچے اپنی ماں کے دیدار کو ترس رہے ہیں، اس کی بہن تڑپ رہی ہے مگر مجال ہے کہ ہمارے دنیا بھر کے مسلمان حکمران اس ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کا ظہار کریں۔

ابھی چند دن گزرے ہیں کہ افغانستان کے ایک مدرسہ پر امریکہ نے بمباری کی، جس کے نتیجے میں اس مدرسہ کے وہ معصوم طلباء جان جان آفریں کے سپرد کر گئے جو اسی روز اپنے سر پر دستار فضیلت سجا کر شاداں وفرحان تھے کہ انہوں نے طویل محنت کے بعد کتاب اللہ شریف حفظ کر لی ہے، ان معصوم شکلوں کو دیکھ کر دل

خون کے آنسو روتا ہے کہ امریکہ کو ہمارے بے ضرر اور معصوم حفاظ قرآن بھی کسی صورت برداشت نہیں ہیں۔

میں نے اس واقعہ کی اطلاع اس وقت پائی جب میں ختم بخاری کی تقریب میں بیان کرنے کے لیے "میدان" ضلع ایبٹ آباد کے لیے روانہ تھا، اس دوران میں لاہور سے سفر کر کے اپنے آبائی علاقہ حدوٹ مری پہنچا، جہاں مجھے جامعہ دارالقرآن علیوٹ مری میں بیان کرنا تھا، جہاں میرے بڑے بھائی جان حضرت مولانا عبدالسلام عباسی حدوٹی صاحب مدظلہ العالی خطابت کے فرائض ایک عرصہ سے سرانجام دے رہے ہیں، مجھے انہوں نے حکم دیا کہ جمعہ یہاں پڑھائیں، میں نے اس حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے پروگرام تشکیل دیا، اور جمعۃ المبارک کا بیان میں نے جامعہ دارالقرآن علیوٹ مری میں کیا، جس میں میں نے "غیرت مسلم" پر اپنے شکستہ سے جذبات کا اظہار کیا، افادیت اور اہمیت مضمون کے پیش نظر اسے اب کتابی شکل میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ باقی حضرات بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیرت اسلامی اور حمیت دینی کی دولت سے مالا مال فرمائے، غیرت جہان تگ ودو میں بڑی چیز ہے، یہ درلیش کا تاج سرداری پہنادیتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں غیور اور جسور مسلمان بنادے، اللہ ہمیں تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے، اللہ ہمیں دل مرتضیٰ اور سوز صدیق عطا کرے، اللہ ہمیں فکر صدیقی اور زور حیدری عطا کرے، آمین

خادم اسلام

محمود الرشید عباسی حدوٹی

۲۳اپریل۲۰۱۸ء، بروز پیر، رات ایک بجے

غیرت مسلم

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسناومن سیاۃ اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلاھادی لہ امابعد فاستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر الکفر ملۃ واحدہ، وقال النبی ﷺ المسلم اخوالمسلم لایظلمہ ولایخذلہ ولایترکہ صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

برادران اہل سنت والجماعت: میں نے آپ کی خدمت میں قرآن کریم کی مختصر سی آیات تلاوت کی ہیں، موجودہ حالات کے تناظر میں قرآن کریم کی ان آیات کو حرز جان بنانے کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

تم سب لوگ مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور فرقوں میں نہ بٹو، اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں، کیاوہ منظر تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ پھر تم اللہ کی نعمت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

الفی کے ساتھ چیزوں کی مضبوطی

ہمارے ہاں آج کل چیزوں کو جوڑنے اور مضبوط بنانے والی ایک چیز دستیاب ہے جسے الفی کہا جاتا ہے، الفی کے ساتھ چیز مضبوط ہوتی ہے، شاید الفی بنانے والے

نے اسی آیت کو دیکھ کر الفی ایجاد کی، الفی کے ساتھ چیز جڑ جاتی ہے، مضبوط ہوتی ہے، اللہ نے دلوں میں الفت ڈالی ہے، الف کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ آپ اللہ کی مہربانی اور رحمت کی بدولت ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے، یہ بھائی چارہ، برادری اللہ کی مہربانی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی تین دعائیں

نبی کریم ﷺ نے ایک بار اللہ کی بارگاہ میں دعامانگی کہ اے اللہ! پہلی امتوں میں جب کوئی گناہ کرتا تھاتو آپ اس کی شکل تبدیل کر دیتے تھے، میری امت میں بھی لوگ گناہ گار ہوں گے، اے اللہ! میری التجا ہے کہ ان کی شکلیں تبدیل نہ کی جائیں، ان کی شکلیں مسخ نہ کی جائیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ ٹھیک ہے آپ کی امت کے گناہ گاروں کی شکلیں تبدیل نہیں کروں گا۔

دوسری دعا آپ ﷺ نے یہ کی کہ اے اللہ! پہلی امتوں کے نافرمانوں کو آپ یکبارگی سزادے کر صفحہ ہستی سے مٹادیتے تھے، میری امت میں بھی نافرمان اور گناہ گار ہوں گے ان کو یکبارگی صفحہ ہستی سے آپ نے نہیں مٹانا۔

جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی امت اپنے جرائم اور گناہوں کے باعث یکبارگی غرقاب کردی گئی تھی، آسمان سے چھما چھم بارش برسی اور زمین سے پانی ابلنے لگا، یوں ہر طرف جل تھل ہوگیا، نوح علیہ السلام کے مخالفین دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی نذر ہوگئے، حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمان اور باغی قوم کو فرشتے نے زمین سے اٹھایا، آسمان تک لے گیا اور آسمان سے زمین پر دے پٹخا، اوپر سے پتھروں کی بارش کردی گئی، جس سے سب تباہ اور برباد ہوگئے۔

اب بھی آپ لوگ سنتے ہوں گے کہ کہیں سونامی آجاتا ہے، سونامی کا مطلب دریاؤں کے نیچے ہل چل مچ جاتی ہے، کہیں زلزلے آتے ہیں اور کہیں طوفان باد وباراں، انسان موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، مکانات زمین بوس ہو جاتے ہیں، مال مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں، اللہ سے نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ اے اللہ! میری امت کو یکبارگی ہلاک وتباہ نہ فرمانا، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی یہ دعا بھی قبول فرمالی۔

تیسری دعا نبی کریم ﷺ نے یہ مانگی کہ اے اللہ! میری امت کو ایک رکھنا، منظم رکھنا، متحد رکھنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حبیب! ہم نے آپ کی دو دعائیں قبول کرلی ہیں کہ ان کی شکلیں تبدیل نہیں کرنی اور انہیں یکبارگی دنیا سے ملیامیٹ نہیں کرنا، مگر ان کے اتحاد واتفاق والی دعا قبول نہیں کی جائے گی، انہیں ایک نہیں رکھا جائے گا، اس لیے کہ ان کی بداعمالیاں، کوتاہ اعمالیاں ہوں گی تو اس کی سزا ان کے انتشار اور اختلاف کی شکل میں دی جائے گی۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اعتصام بحبل اللہ کا ذکر فرمایا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اس سے مراد ہے، کہ اللہ کی کتاب قرآن کریم کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو، ظاہر ہے کہ کتاب اللہ کو جلد سے پکڑ کر تھامنا مراد نہیں ہے، بلکہ اس کا جو حق ہے وہ اس کو دینا ہے، اس کی تلاوت کرنی ہے، یہ اس کا حق ہے، اس کو دیکھنا ہے، اس کے اندر لکھا ہوا کیا ہے؟ یہ اس کا حق ہے، اس کے بین السطور دیکھنا ہے کہ اس سے مراد کیا ہے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟

افلایتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا کیا یہ لوگ قرآن کریم پر غور وفکر نہیں کرتے، تدبر نہیں کرتے، غوروحوض نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے چڑھے ہوئے ہیں، قفل لگے ہوئے ہیں۔

کفار اور قرآن

جتنے بھی کفار، اللہ کے نافرمان، اللہ کے باغی ہیں وہ قرآن کریم کے ساتھ مذاق کرتے ہیں، مکے کے جو کافر تھے وہ قرآن کریم کے ساتھ مذاق کرتے تھے، وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی ہستی ہے، اگر قرآن کریم کوئی سچی کتاب ہوتی تو اس میں حقیر حقیر، چھوٹی چھوٹی چیزوں کا ذکر کیوں آیا؟ اگر قرآن کریم سچی کتاب ہے تو اس میں مچھر جیسی حقیر مخلوق کا ذکر کیوں آیا؟

اس قرآن میں مکڑی اور مکڑے کا ذکر کیوں آیا؟ جس طرح قرآن کریم کی پوری ایک سورت ہے جس کا نام سورۃ العنکبوت ہے، عنکبوت عربی زبان میں مکڑی مکڑے کو کہا جاتا ہے۔

شہد کی مکھی کے نام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پوری سورت نازل فرمائی، جس کا نام سورۃ النحل ہے، النحل شہد کی مکھی کو کہا جاتا ہے، اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے شہد کو لوگوں کے لیے شفا قرار دیا ہے۔

سورۃ الفیل اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی جس میں ہاتھی کا ذکر ہے، اس لیے کہ الفیل عربی زبان میں ہاتھی کو کہا جاتا ہے، تو مکہ کے کافر کہتے تھے کہ اگر قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے تو اس میں چھوٹی چھوٹی مخلوقات کا ذکر کیوں ہے؟

اللہ تعالیٰ دنیا کے بڑے سے بڑے کافر کو، بڑے سے بڑے سرکش کو اپنی قدرت اور اپنی طاقت دکھاتے ہیں، جس طرح نمرود کا ذکر قرآن کریم میں کئی مقامات پر موجود ہے، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں نبی بنا کر بھیجا جب نمرود کا دور حکومت تھا۔

ریت کی بوریاں آٹے میں بدل گئیں

علامہ ابن کثیرؒ قرآن کریم کے بڑے مفسر گزرے ہیں، انہوں نے اپنی تفسیر میں تیسرے پارے میں نمرود کا ذکر کیا ہے، کہ علاقہ میں جب قحط پڑ گیا تو لوگ نمرود کے پاس غلہ لینے کے لیے گئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی غلہ لینے نمرود کے پاس گئے، سب لوگوں کو نمرود نے غلہ دے دیا مگر ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مناظرہ شروع کر دیا، بحث مباحثہ شروع کر دیا، کہ تو اللہ کا بہت ذکر کرتا ہے، اللہ کا بہت نام لیتا ہے اللہ سے لے لے، سب کو غلہ دے کر نمرود نے روانہ کر دیا مگر ابراہیم علیہ السلام خالی بورے لے کر واپس لوٹے۔

جب گھر کے قریب پہنچے تو دل میں خیال آیا کہ گھر والی کیا کہے گی کہ خالی بورے لے کر واپس آئے، چنانچہ یہ سوچ کر انہوں نے بوروں میں ریت بھر لی اور گھر کے صحن میں دیوار سے ٹیک لگا کر اندر جا کر خود سو گئے۔

جب بیدار ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ گھر والی روٹیاں پکا رہی ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ آٹا کہاں سے لائی ہو؟ گھر والی نے کہا کہ آپ ہی تو دو بوریاں آٹے کی لے کر آئے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو ریت کی بوریاں بھر کر لایا تھا، دیکھ لیجیے، اللہ کی قدرت کو، کہ وہ کس طرح ریت کی بوریوں کو آٹے میں بدلتا ہے۔

نمرودی چیلنج

نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مناظرہ کیا، پھر اس نے ابراہیم علیہ السلام کو چیلنج کیا کہ کل تو اپنے خدا کو لے کر میدان میں آ، میں بھی اپنے لاؤ لشکر کو

لے کر آؤں گا، چنانچہ جب صبح ہوئی تو نمرود اپنے سولہ ہزار فوجیوں کو لے کر میدان میں اترا، ابھی سورج طلوع ہو رہا تھا، سورج کی کرنیں زمین پر پڑنا شروع ہوئی تھیں، جب نمرود اور اس کے فوجیوں نے دیکھا کہ نہ ابراہیم ہیں اور نہ ہی ان کا خدا ہے تو نعرہ لگا دیا کہ ہم جیت گئے اور ابراہیم ہار گئے، اتنے میں اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف سے اپنا لشکر بھیجا، یہ سب مچھر ہی مچھر تھے، جو نے نمرودی لشکر پر اس طرح چھا گئے جس طرح چادر تانی جاتی ہے۔

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہ مچھر اتنی زیادہ تعداد میں تھے کہ زمین پر پڑنے والی سورج کی شعاعوں میں سے اب ایک شعاع بھی زمین پر نہیں پڑ رہی تھی۔

اللہ کے اس لشکر نے اپنا کام دکھایا، سولہ ہزار فوجیوں کی نسوں سے خون چوس ڈالا، ان کی بوٹیاں نوچ ڈالیں اور خالی ہڈیاں میدان میں چھوڑ کر چلے گئے، ان میں ایک لنگڑا مچھر تھا جو چل نہیں سکتا تھا، جو اڑ نہیں سکتا تھا، جو بے بس تھا اسے اللہ نے حکم دیا کہ تو نمرود کے نتھنے میں داخل ہو جا، چنانچہ یہ لنگڑا مچھر نمرود کے نتھنے میں چار سو سال تک گردش کرتا رہا۔

دنیا میں چار بادشاہ گزرے ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی، ان میں دو مسلمان تھے اور دو کافر، کافروں میں ایک نمرود تھا اور ایک بخت نصر تھا، جن کی حکومت کا سکہ پوری دنیا پر چلتا تھا، نمرود نے ایک ہزار سال تک حکومت کی تھی، ہزار سال میں چار سو سال اس پر ایسے گزرے کہ یہ لنگڑا مچھر اس کے دماغ میں گھومتا رہا، اسے اس مچھر کے گھومنے کی بہت ہی سخت تکلیف تھی، وہ علاج پوچھتا تھا، اسے سیانے بتاتے تھے کہ صبح و شام سر پر جوتیاں پھروائی جائیں، جب اسے جوتیاں لگتی تھیں تو کہتا تھا کہ جوتی کی تکلیف سے پہلے والی تکلیف ہی بہتر ہے۔

یوں اللہ کے نبی کو چیلنج کرنے والا نمرود عبرت کا نشان بنا، ایک معمولی سی مخلوق سے اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ وبرباد کروایا تھا۔

کفار مکہ کا قرآن کے خلاف پروپیگنڈہ

مکے کے کافر قرآن کریم کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے تھے، کبھی کہتے تھے کہ اگر اللہ نے کسی کو نبی بناکر بھیجنا تھاتو کسی بڑے سردار کو بنا کر بھیجتے، آپ ہی اللہ کو نبی بنانے کے لیے ملے تھے؟

مکہ کے کافر کہتے تھے کہ محمد ﷺ رات کو کسی سے سیکھتے اور پڑھتے ہیں اور دن کے اجالے میں ہمیں آکر کہتے ہیں کہ مجھ پر وحی آئی ہے اور ہمیں آکر سناتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں چیلنج کیا کہ تم اس قرآن کریم کے بارے میں اگر شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہو تو اس جیسی کوئی ایک سورت، اس جیسی کوئی ایک آیت بناکر دکھاؤ، یہ کام تم قیامت کی صبح تک لگے رہو تو بھی نہیں کرسکتے، قرآن کریم میری سچی کتاب ہے۔

مکہ کے کافر قرآن کریم کی آواز دبانے کے لیے غل غپاڑہ کرتے تھے، وہ کہتے تھے کہ جب قرآن کریم کی تلاوت کی جارہی ہو تو اس قدر شور مچاؤ کہ محمد ﷺ کی آواز دب جائے اور تمہاری آوازیں بلند ہو جائیں۔

مگر اللہ نے قرآن کریم میں اس قدر کشش رکھی تھی کہ یہی کافر جو دن بھر قرآن کریم اور صاحب قرآن کریم کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کرتے تھے، رات کی تاریکی میں حرم کی دیواروں سے کان لگاکر قرآن کی تلاوت سنتے تھے، واپسی پر راستے میں ایک دوسرے سے ملاقات ہو جاتی تو ایک دوسرے سے آمدورفت کے بارے میں پوچھتے تھے، پہلے جھوٹ موٹ کہہ کر ایک دوسرے کو ٹال دیتے

تھے، پھر کرید نے پر سچ بولتے تھے کہ ہم تو محمد ﷺ کا قرآن سن کر آرہے ہیں، پھر ایک دوسرے پر طعن کرتے کہ دن بھر اسے گالیاں دیتے ہو اور رات کی تاریکی میں اس کا قرآن سنتے ہو، پھر ایک دوسرے سے وعدہ کرتے تھے کہ آئندہ نہیں سنیں گے، اگلے دن پھر یہ منظر ہوتا۔

قرآن کریم کی بلاغت کا کمال

عربوں میں شعر وشاعری کا بڑا شہرہ تھا، وہ اشعار بناتے اور اپنے ماہرین کو دکھاتے تھے، جب کوئی ایسے اشعار بنا کر لاتا جو بہت عمدہ ہوتے تو اسے خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیتے تھے، جب اس سے عمدہ کلام آتا تو پہلے والے اشعار کو وہاں سے ہٹا کر نیا کلام لٹکا دیتے تھے، عربی ادب میں ایک کتاب ہے السبع المعلقات، اس کا معنیٰ ہے سات لٹکے ہوئے قصیدے، السبع المعلقات کو باب کعبہ پر لٹکا دیا گیا، ان سے بہترین کسی کے اشعار نہ آئے، یہ بہت عرصہ باب کعبہ پر معلق رہے، ان سبع معلقات کو اگر کسی کلام نے باب کعبہ سے اتارا تو وہ اللہ کی سچی کتاب قرآن کریم تھی۔

انقلابی کتاب کے خلاف شر انگیزیاں

قرآن کریم چونکہ ایک انقلابی کتاب ہے، یہ اپنا اثر دکھاتی ہے، یہ پتھر دلوں کو موم بناتی ہے، یہ سنگدلوں کے دلوں میں اتر کر ہل چل پیدا کرتی ہے، اس لیے ہر دور میں قرآن کریم پر نقد وتنقید کے نشتر چلانے والے لوگ شر انگیزیاں کرتے رہے ہیں۔

گزشتہ آمریت کے زمانے میں جب جنرل پرویز مشرف پاکستان کا مطلق العنان حکمران تھا، اس دور میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا، ایک اسلامی

حکومت کا خاتمہ کیا، طالبان حکومت کے تخت و تاج پر بمباری کی، میزائل باری کے بعد افغانستان کے مسلمان بچے وہ میزائل اٹھا کر لہراتے اور کہتے کہ ایسے میزائلوں سے تو ہم چھوٹی عمر سے کھیلتے رہے اور اپنے گھروں کے آنگن میں دیکھتے رہے ہیں، امریکہ ہمیں ان میزائلوں سے ڈراتا ہے؟

امریکہ نے پرویز مشرف سے گلہ کیا کہ افغانی بچے سپر پاور کے ساتھ اس طرح کا مذاق کرتے ہیں، پھر امریکی تھنک ٹینک نے سر جوڑ لیے کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ لمبی غور و فکر کے بعد وہ مفکرین اس نتیجے پر پہنچے کہ مسلمانوں کی کتاب قرآن کریم ایک ایسی چیز ہے جس کی موجودگی میں مسلمان کا ایمان مضبوط رہتا ہے، اس کتاب کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مچلتے اور ابلتے ہیں، جب تک یہ کتاب موجود رہے گی تب تک مسلمانوں اور ان کے بچوں کے جذبات ٹھنڈے نہیں پڑ سکتے۔

میڈ ان امریکہ "الفرقان الحق"

ان تھنک ٹینکس نے اپنے بڑوں کو مشورہ دیا کہ وہ قرآن کریم کے خلاف کوئی مضبوط مؤقف اختیار کریں، چنانچہ ایک طرف امریکہ میں بڑی دولت خرچ کر کے ایک کتاب تیار کی گئی، جس کا نام "الفرقان الحق" رکھا گیا، یہ قرآن کریم کے مقابلے میں ایک خود ساختہ امریکی میڈ ان قرآن تھا، جسے مصر کے راستے مسلمان ملکوں میں لانچ کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی، تاکہ مسلمان اسے پڑھیں اور ان کے جذبات میں ابال کی بجائے ٹھہراؤ پیدا ہو۔

مگر جونہی مسلمان ملکوں میں اس شیطانی حرکت کی خبر نے گردش کی تو دنیا بھر کے مسلمان طلباء اور علماء فکر مند ہوئے، پاکستان میں "الفرقان الحق" کی آمد سے پہلے ہی پابندی لگ گئی۔

بندہ ناچیز نے اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہوار میگزین ماہ نامہ آب حیات میں "الفرقان الحق" کے خلاف ایک طویل مضمون تحریر کیا تھا، جو آج بھی ماہ نامہ آب حیات کے ریکارڈ میں موجود ہے۔

جذبہ جہاد ختم کرنے کی سازش

مسلمان بچوں کے دل سے جذبہ جہاد نکالنے کے لیے پاکستانی صدر پرویز مشرف کو کہا گیا تھا کہ وہ قرآن کریم سے جہاد کے متعلق آیات، سورۃ توبہ وغیرہ نکال دیں، بچوں کے نصاب تعلیم سے ایسی آیات نکال دیں جو جہاد پر مسلمانوں کو ابھارتی ہیں، یہاں کے بزدل حکمران نے امریکہ کے حکم پر اس طرف غور وحوض شروع کردیا، نصاب تعلیم بدلنے کا حکم دے دیا، مگر یہاں کے دینی مدارس کے طلباء اور علماء نے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرویز مشرف کی اس شیطانی سوچ وفکر کے سامنے بند باندھا تھا۔

پھر پرویز مشرف سے کہا گیا کہ دینی مدارس انتہاپسند طلباء تیار کرتے ہیں، اس پر اس نے مدارس بند کرنے کی کوشش کی، پھر اسے کسی نے مشورہ دیا کہ دینی مدارس دنیا کی سب سے بڑی این جی او ہیں، جو لاکھوں طالب علموں کو تین اوقات کا کھانا کھلاتے اور انہیں مفت میں تعلیم دیتے ہیں، مگر یہ شخص پھر بھی اپنے ارادے سے باز نہ آیا، اس نے اپنے طور پر چند مدارس کا دورہ طے کیا، ان میں لاہور کا ایک جامعہ اشرفیہ بھی تھا۔

میں اس وقت جامعہ اشرفیہ لاہور میں مدرس تھا، جب پرویز مشرف ہمارے جامعہ میں آیا تھا، اس کے بائیں ہاتھ میں فوجی سٹک بھی تھ، وہ وردی میں ملبوس تھا، ہر طرف ایجنسیوں کے پہرے تھے، ہم مدرسین اپنی اپنی درسگاہوں میں بیٹھے ہوئے تھے، مشرف کی آمد پر کسی نے اس کی طرف منہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

سب قال اللہ اور قال رسول اللہ میں مشغول تھے، اس دورے کے بعد پرویز مشرف نے اپنی شیطانی سوچ تبدیل کی، اوراعلان کیاکہ دینی مدارس امن کے مراکز ہیں اور واقعی یہ دنیا کی سب سے بڑی این جی اوہیں۔

دینی مدارس کے یہ فقیر منش طلباء اور علماء ہی تھے جن کی غیرت ایمانی کے باعث پرویز مشرف کی سوچ کے دھارے اس وقت بدل گئے تھے، اس کے شیطانی افکار کے سامنے بند باندھنے والے یہی خدامست لوگ تھے۔

دینی مدارس سے خوف

امریکہ ان دینی مدارس کی سرگرمیوں سے بہت خوف زدہ ہے، آج سے کچھ عرصہ پہلے باجوڑ کے ایک مدرسہ پر امریکہ نے بمباری کی تھی، جس سے وہاں زیر تعلیم سینکڑوں بے گناہ اور معصوم بچے شہید ہوگئے تھے۔

جنرل پرویز مشرف نے اپنے دور حکومت میں (جولائی ۲۰۰۷ء) لال مسجد پر حملہ کیا تھا، جامعہ حفصہ کی اینٹ سے اینٹ بجائی گئی تھی، وہاں ہزاروں بچیوں کو شہید کردیا گیا تھا، لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر اس وقت آپریشن لانچ کیا گیا تھا جب لال مسجد والوں اور حکومت کے درمیان مذاکرات کامیاب ہوگئے تھے کہ چلو آپریشن نہیں کیا جائے گا، جو لوگ اندر برسرپیکار ہیں انہیں بحفاظت نکلنے کا راستہ دیا جائے گا۔

مگر اس کے باوجود آپریشن ہوا، خوف ناک آپریشن ہوا، یہاں سے معصوموں اور بے گناہوں کے جنازے رات کی تاریکی میں اٹھے، اسلام آباد کے قبرستان آج بھی ان شہداالال مسجد کی یاددلاتے ہیں، آپریشن کے بعد اسی لال مسجد میں قرآن کریم کو جلایا گیا تھا، قرآن کریم وہاں قریب سے بہنے والی نالیوں میں بہایا گیا تھا، فاسفورس جیسی خوفناک اور زہریلی گیس استعمال کی گئی تھی۔

لال مسجد آپریشن کے بعد امریکہ کی طرف سے بیان آیا کہ لال مسجد آپریشن دہشت گردی کے خلاف ہماری برپا کی ہوئی جنگ کا حصہ تھا، امریکہ اور اس کے حواری لال مسجد آپریشن پر خوش تھے اور خوشی سے بغلیں بجا رہے تھے۔

قندوز کے مدرسہ پر بمباری

اب امریکہ نے افغانستان کے شہر قندوز کے ایک دینی مدرسہ پر بمباری کی جس سے ڈیڑھ سو کے قریب وہ بچے شہید ہو گئے جو ابھی ابھی قرآن کریم کے حافظ بنے تھے، جن کو فراغت کے بعد سند فضیلت دی گئی تھی، جن کے سروں پر دستار فضیلت رکھی گئی تھی، فیس بک اور میڈیا پر ان بچوں کی تصویریں دیکھ کر انسانی دل دھل جاتے ہیں کہ وہ معصوم نورانی چہرے کیا ہوئے؟ امریکی بمباری کی نذر ہو گئے۔

مگر دنیا بھر کے ستاون اسلامی ممالک میں سے کسی نے اس شر انگیزی کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کی، سعودی عرب نے احتجاج نہیں کیا، پاکستان نے احتجاج نہیں کیا، ہمارے وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی ہیں، ہم انہیں وزارت عظمیٰ سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، اسی کے ساتھ ہم ان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ خاندان عباسیہ کی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شر انگیزی کے خلاف مذمت کریں، صدائے احتجاج بلند کریں۔

مگر افسوس ہے کہ ہمارے وزیر اعظم بھی اس شیطانی حرکت پر خاموش رہے، مسلم لیگ کے صدر میاں محمد نواز شریف بھی اس شرارت پر خاموش رہے، تحریک انصاف کے عمران خان بھی خاموش رہے، پیپلز پارٹی کے سربراہ آصف علی زرداری بھی خاموش رہے، حالانکہ انہیں خاموش نہیں رہنا چاہیے تھا۔

حضرت نبی کریم ﷺ کے خاکے

آج سے کچھ عرصہ پہلے یورپی ممالک کے کچھ اخبارات اور جرائد نے حضرت نبی کریم ﷺ کے خاکے بنائے تھے، کارٹون چھاپے تھے، دنیا بھر کے مسلمانوں سے ان گستاخانہ خاکے بنانے والوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی، پاکستان کے ایک غیرت مند مسلمان نوجوان عامر چیمہ نے ایک ایڈیٹر کے کمرے میں داخل ہو کر اسے جہنم واصل کر دیا تھا، پھر اس نوجوان عامر چیمہ کو شہید کر دیا گیا تھا۔

گورنر پنجاب کا قتل

پاکستان میں پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر نے پاکستانی قانون میں موجود ایک شق ۲۹۵ سی کو بلیک لاء یعنی کالا قانون کہا تھا، حالانکہ قانون کی اس شق کی رو سے نبی کریم ﷺ کے گستاخوں اور بے ادبوں کو تختہ دار پر لٹکانے کی بات کی گئی ہے، گستاخان رسول کے لیے سزائے موت تجویز کی گئی ہے، اس قانون کو کالا قانون گورنر پنجاب نے کہا تھا۔

اسی طرح ننکانہ میں مسلمان عورتیں اور ایک عیسائی عورت پانی بھرنے کے دوران ایک دوسرے سے الجھ پڑیں، عیسائی عورت نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیں اور نبی کریم ﷺ کی توہین اور بے ادبی کی، جس پر لڑائی ہو گئی، اس عیسائی عورت کے خلاف ایف آئی آر کٹ گئی، اس عورت کا نام آسیہ تھا، گورنر پنجاب اسے جیل میں ملنے گیا اور اس سے وعدہ کیا کہ میں تجھے جیل سے نکلواؤں گا اور اس کالے قانون کو تبدیل کرواؤں گا، چنانچہ گورنر پنجاب کی اس جسارت کے خلاف علماء و طلباء سراپا احتجاج بن گئے تھے۔

گورنر کی ہرزہ سرائی وقفے وقفے سے جاری رہتی تھی، ایک دن اسی گورنر کے ایک حفاظتی گارڈ ممتاز حسین قادری نے اس سے پوچھا کہ سر جی! آپ اپنی اس بات پر اب بھی قائم ہیں؟ جس میں آپ نے کہا تھا کہ میں اس کالے قانون کو تبدیل کرواؤں گا، گورنر نے کہا کہ جی بالکل میں اپنی بات پر قائم ہوں، اور اس کالے قانون کو تبدیل کرواؤں گا، اس پر اس حفاظتی گارڈ ممتاز حسین قادری نے گورنر کے سینے میں سینتیس گولیاں اتار دیں اور اسے موت کی آغوش میں پہنچا دیا۔

ممتاز حسین قادری گرفتار کر لیا گیا، ایک عرصہ تک یہ عاشق رسول مقدمات کا سامنا کرتا رہا، مقابلہ کرتا رہا، نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں نعت خوانی کرتا رہا، بالآخر ممتاز حسین قادری کو پاکستانی عدالت نے سزائے موت سنائی اور وہ تختہ دار پر جھول گیا، آج پاکستان بھر میں ممتاز حسین قادری کے چاہنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جو اس کی اس غیرت اسلامی پر رشک کرتی ہے اور اسے داد وخراج پیش کرتی ہے، جگہ جگہ اس کی یاد میں پروگرام اور جلسے منعقد کیے جاتے ہیں، لیاقت باغ راولپنڈی میں ہر سال اس کی یاد میں بہت سے لوگ جمع ہو کر غیرت اسلامی کا اظہار کرتے ہیں اور اسے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

پادری کی جسارت

میرے محترم دوستو! آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک پادری نے قرآن کریم کے خلاف اپنے گرجاگھر میں ایک جھوٹا مقدمہ چلایا، پہلے قرآن کریم کو مٹی کے تیل میں بھگو کر رکھا، جب قرآنی اوراق نے اچھی طرح تیل پی لیا تو اس نے اسے تیل سے نکال کے گرجے کے صحن میں مقدمہ چلایا، یہ آٹھ منٹ کا مقدمہ تھا، اس میں اس پادری شیطان نے قرآن کریم کو مخاطب ہو کر کہا کہ تو جھوٹی کتاب ہے، تیری وجہ سے دنیا میں انتشار پایا جاتا ہے، لہٰذا تیری سزا یہ ہے کہ تجھے آگ میں جلا دیا جائے،

اس کے بعد اس نے قرآن کریم کو جلاڈالا اور دنیا کے میڈیا نے اس شیطانی منظر کو دکھایا، مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا، جس پر مسلم امہ میں غیرت کی لہر دوڑی، دنیا بھر میں صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی۔

مسلمان کیا کریں؟

میرے دوستو! آج مسلمان کو دنیا کفر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جانا چاہیے، الکفر ملۃ واحدہ دنیا کفر یک جان ہے، وہ مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں، ہم مسلمان منتشر ہیں، ہماری یکجہتی کا فقدان ہے، اے کاش! ہماری آواز ایک ہو جائے۔

ہمارے ہاتھوں میں آج ٹچ والا موبائل ہے، جس پر نیٹ بھی موجود ہوتا ہے، فیس بک استعمال کی جاتی ہے، فیس بک ہم اپنی پبلسٹی کے لیے استعمال کرتے ہیں، اپنی تصویریں بنا کر اپلوڈ کرتے ہیں، ایک بے مقصد مشق میں مصروف ہیں، حالانکہ فیس بک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

اس فیس بک کو با مقصد بنانا چاہیے، اس فیس بک کے اوپر آج عدالتوں کے فیصلے بدل رہے ہیں، اس فیس بک کے اوپر آج پبلک کو موبلائز کیا جاتا ہے، اس فیس بک کے اوپر آج ذہنوں کے دھارے، افکار کے دھارے بدلے جا رہے ہیں، ہم اس کو مسلم امہ کے مفاد کے کاموں میں استعمال کریں۔

محمد بن قاسمؒ کی قابل رشک جوانی

ایک آج ہمارے حکمران ہیں، ہمارے نوجوان ہیں، ایک وہ حکمران تھا جسے دنیا محمد بن قاسم کے نام سے یاد کرتی ہے، یہ سولہ سالہ نوجوان ایک مسلمان بچی کی چیخ و پکار پر عرب کے صحراؤں کو چیرتا ہوا دیبل کے کنارے پر اترا تھا، کراچی کے ساحل سے ملتان تک پہنچا تھا، میں نے سرائیکی پٹی کے لوگوں سے اس بارے میں

سوال کیا تھا کہ یہاں وقفہ وقفہ سے کھجور کے درخت کیوں ہیں؟ تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جب محمد بن قاسم کے لشکری اس علاقہ سے گزرے تو ان کے کھانے کے لیے ان کے پاس کھجوریں تھیں اور پینے کے لیے پانی تھا، یہ ان کا زاد سفر اور توشہ تھا، وہ کھجوریں کھاتے جاتے تھے اور پانی پیتے جاتے تھے، اور کھجور کی گھٹلیاں پھینکتے جاتے تھے، یوں یہ کھجور کے درخت وقفے وقفے سے اللہ نے ان کی یاد میں کھڑے کر دیے ہیں۔

ابھی افغانستان کے شہر قندوز کے مسلمان بچوں پر امریکی بمباری کے خلاف پوری دنیا کے مسلمان کو اٹھ کھڑے ہو جانا چاہیے تھا، امریکی ظلم وبربریت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا چاہیے تھی۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، مسلمان مسلمان پر ظلم نہیں کرتا، مسلمان مسلمان کو رسوا نہیں کرتا، مسلمان مسلمان کو تنہا نہیں چھوڑتا، کسی شاعر نے اخوت و بھائی چارہ کے بارے میں کہا تھا کہ

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
ہندوستان کا پیر وجواں بے تاب ہو جائے

اخوت اور بھائی چارہ کے لیے کوئی حدود وقیود نہیں ہیں، بلکہ اخوت وبھائی چارہ یہ ہے کہ اگر کابل کے کسی مسلمان کو کانٹا چبھے تو ہندوستان کے بوڑھے اور بچے سب بے تاب ہو جائیں۔

اس لیے ہم افغانستان کے شہر قندوز میں ہونے والے ظلم اور دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف سراپا احتجاج ہیں، ہم اپنے مسلمان حکمرانوں سے بھی التجا کرتے ہیں کہ وہ اس ظلم وستم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ وماعلینا الا البلاغ

مولانا محمودُالرَّشِید عباسی حَدَوٹی

کی چند شاہکار تصانیف

(۱) اسلامی نظام حیات
(۲) اسلام کا معاشی نظام
(۳) اسلامی عبادات
(۴) اسلامی عقائد
(۵) تقابل ادیان
(۶) اسلام اور مسیحیت
(۷) اسلام اور یہودیت
(۸) اسلام اور ہندومت
(۹) کلام ربانی کی کرنیں
(۱۰) سفید سمندر کے ساحل تک
(۱۱) تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)
(۱۲) کاروان حرمین (سفر نامہ)
(۱۳) سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)
(۱۴) دریائے نیل کے ساحل تک
(۱۵) جزیروں کے دیس میں (سفر نامہ)
(۱۶) تاریخ عزیمت
(۱۷) فضائل مصطفے ﷺ
(۱۸) کلام نبوی کی کرنیں
(۱۹) معارف الفرقان (جلد اول)
(۲۱) شاتم رسول ﷺ کی شرعی سزا
(۲۱) خطبات دعوت
(۲۲) آخری دس سورتوں کی تفسیر
(۲۳) عبرت ناک زلزلہ
(۲۴) اسلام اور عورت
(۲۵) اسلام میں عورت کا مقام
(۲۶) اسلام اور نوجوان
(۲۷) دعوت و تبلیغ
(۲۸) مطالعہ اسلام
(۲۹) اہل سنت والجماعت
(۳۰) دیوار چمن سے زنداں تک
(۳۱) گستاخ دین صحافی
(۳۲) الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ
(۳۳) حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ
(۳۴) مصباح الصرف
(۳۵) مصباح النحو
(۳۶) رشوت ستانی
(۳۷) بت شکن
(۳۸) بسنت کا تہوار
(۳۹) موت کا سوداگر
(۴۰) ایمان کے ڈاکو

(۴۱)بحر ظلمات کے ساحل تک
(۴۲) اسلام اور پیغمبر اسلام
(۴۳) غازی عبد الرشید شہیدؒ
(۴۴) فضائل مسجد
(۴۵)بے غبار تحریریں(کالم)
(۴۶) مسلمان کون ہوتا ہے؟
(۴۷)امیر عزیمت کی داستان حیات
(۴۸)مولانا ایثار القاسمی شہید
(۴۹)درد دل(کالموں کا مجموعہ)
(۵۰)روزہ(قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۱)زکوٰۃ،صدقات،خیرات
(۵۲)حج(قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۳)حج کے بعد زندگی کیسے؟
(۵۴)عورت کی حکمرانی
(۵۵)دعائے انبیاء
(۵۶)مناجات نبوی(نبوی دعائیں)
(۵۷) مطالعہ مذاہب
(۵۸)صلاۃ وسلام علی سید الانام
(۵۹)قرآن اور حاملین قرآن
(۶۰) مطالعہ قرآن(اول)
(۶۱) مطالعہ قرآن(دوم)
(۶۲) مطالعہ قرآن(سوم)
(۶۳) مطالعہ قران(پنجم)
(۶۴) مطالعہ قرآن(ششم)
(۶۵) مطالعہ قرآن(ہفتم)
(۶۶) مطالعہ قرآن(ہشتم)
(۶۷)مطالعہ قرآن(نہم)
(۶۸)حضرت سیدنا صدیق اکبر
(۶۹)حضرت سید عمر فاروق
(۷۰)حضرت سیدنا عثمان غنی
(۷۱)حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
(۷۲)حضرت سیدنا حسین
(۷۳)حضرت سیدنا امیر معاویہ
(۷۴)نغمہ زنداں(جیل کی تقریریں)
(۷۵)معارف الحدیث(مجلدات)
(۷۶) نماز کتاب
(۷۷) فیضان حقانی(تبصرے)
(۷۸) مجلس ذکر
(۷۹)شان امت محمدی
(۸۰)نقوش(اداریے)
(۸۱)رمضان المبارک
(۸۲)قربانی
(۸۳) معراج النبی ﷺ
(۸۴) چہار شنبہ کی شرعی حیثیت